کیا طالبان اہل السنہ ہیں؟

''افغانستان الطالبان ومعارکہ الاسلام الیام'' سے ماخوذ افغانستان، کابل، 1998

ابو مصعب عمر عبدالحکیم السوری اور ''المیزان لی حرکتی طالبان'

یوسف ابن صالح العیری افغانستان، 2002

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو تمام کائنات کا خالق ہے اور آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کے اہل وعیال اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر بے شمار درود وسلام ہو۔

امابعد!

آج کل منافقین اور رویبدہ جن کے دلوں میں مرض ہے، امیر المومنین اور طالبان پر غلط الفاظ چسپا کر رہے ہیں۔ یہ طالبان پر الزامات لگائے جاتے ہیں کہ:

1. **قبوریہ ہیں**
2. **ارجاء تکفیر کرتے ہیں**
3. **سروریہ اور دیوبندیہ ہیں**
4. **تعصب اور تقلید کرتے ہیں**
5. **یونائیٹڈ نیشن (United Nations) میں شامل ہونا چاہتے ہیں**

جو لوگ امیر المومنین حفظہ اللہ پر مرجئہ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں، اگر وہ اپنا جاہل منہ کھولنے سے پہلے، تھوڑی سی تحقیق کرتے تو ان کو اس بارے میں حقائق معلوم ہو جاتے۔ لیکن شیطان نے ان کے کانوں میں سرگوشی کر کے ان کو گمراہ کیا، اور یہ اسی گمراہی کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف بولتے ہیں، حالانکہ ان کو حقیقت کا کچھ علم نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا!

''یہ بھی گناہ کے لئے کافی ہے، کہ بندہ جو سنے اسے آگے دوسروں کو سنا دے''۔(سلسلة الصحيحة:٢٠٢٥، صحيح الجامع:٤٤٨٢)

تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو امیر المومنین پر مرجئ کا الزام لگا رہے ہیں اور ان میں اتنی شرم نہیں کہ تھوڑی سی تحقیق کر لیں یا ان سے پوچھ لیں، جو امیر المومنین حفظہ اللہ کے ساتھ رہ چکے ہیں۔ یہ لوگ تو کبھی افغانستان گئے ہی نہیں۔ تو پھر کیوں یہ مسلمانوں کے معاملوں میں اپنی ٹانگ لڑا رہے ہیں۔ جیسے کہ ایک حدیث میں ہے۔

''ایک وقت آئے گا کان دھوکہ دیں گے۔ سچ بولنے والوں کو جھوٹا، اور جھوٹ بولنے والے کا یقین کیا جائے گا۔ دیانت دار کو بددیانت اور بددیانت کو دیانتدار سمجھا جائے گا۔ اور رویبدہ اسی زمانے میں بولیں گے۔(فتح الباری:١٣/٩١، البداية والنهاية:١/٨٧،٢١٤، سلسلة الصحيحة:١٨٨٧،٢٢٥٣، صحيح ابن ماجه:٣٢٦١، صحيح الاجامع للالباني:٣٦٥٠، صحيح الوادعی ١/٣٨٠،٣/٤٩٦،٥/٣٦٩، صحيح المسند

للوادعی:۲۷)

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: رویبدہ کیا ہے، یارسول اللہ؟

آپ ﷺ نے جواب دیا: ایک معمولی شخص جوساری آبادی کی طرف سے بولتاہے''۔(ایضا)

اور دوسری روایت میں ہے''فویسق: ایک گناہگاراور باغی''، جوساری آبادی (عوام) کی طرف سے بولتاہے۔

اور یہی ان کی حقیت ہے، یہ سارے حقیر فویسقہ ہیں۔

اب یہ ضروری ہوگیا ہے کہ ان چیزوں کی وضاحت مستند معلومات اور حقائق کی بنیاد پر کی جائے تاکہ حالات کی صحیح عکاسی ہو اور لوگ گمراہ نہ ہوں۔اور ہم مدد صرف اللہ سے مانگتے ہیں۔

ان الزامات پر بحث کرنے سے پہلے کچھ علماء کے خیالات بیان کرتے ہیں۔

(ا) شیخ یوسف العیری نے کہا''پڑھنے والوں کے لئے میں ایک بات لکھنا چاہونگا جس سے کتاب میں جو کچھ آگے آئے گا اسے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ہم یہ دعوی نہیں کرتے کہ طالبان تحریک ایک سلفی تحریک ہے۔اور جو کوئی بھی ایسا کہتاہے، وہ غلطی پر ہے۔اسی طرح ہم طالبان کے قبوریہ(شرک اکبر) ہونے کو بھی نہیں مانتے۔ہم کہتے ہیں، کہ طالبان میں سے لوگ ہیں جو سلفی ہیں۔اوران میں سے لوگ ہیں جو بدعتی صوفی ہیں۔لیکن ان کی اکثریت عقیدہ، فقہ اور طور طریقوں میں امام ابوحنیفہ کے مذہب پر ہیں۔یہ ہم ان کے بارے میں جانتے ہیں اور ہم نے یہ سب صرف اس لیے لکھا کہ حقائق کی وضاحت ہوجائے۔''

شیخ آگے لکھتے ہیں''ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ معاملے کو پیچیدہ کررہے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ طالبان دیوبندی ہیں، ان کے خیال دیوبندی ایک علیحدہ عقیدہ ہے۔لیکن حقیقت میں دیوبند یہ ایک نیا عقیدہ نہیں ہے، بلکہ یہ ہندوستان میں ایک مدرسہ ہے، جس کا نام دیوبند شہر کے نام پر رکھا گیا۔یہ مدرسہ 200 سال پہلے وجود میں آیا اور امام ابوحنیفہ کی فقہ پر ہے۔

دیوبند یہ ایک مدرسہ ہے، ایک علیحدہ عقیدہ نہیں ہے۔جس طرح مصر میں الازہر ہے۔جامعہ الازہر مصر میں معرض وجود میں آیا جس کی شاخیں پھیلیں ہوئی ہیں۔الازہر سے پڑھا ہر طالب علم امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب، اور اشعری عقیدہ پر نہیں ہے۔بہت سے علماء جو الازہر سے پڑھے سلفی ہیں اور اہل حدیث کے علماء ہیں۔یہی حالت مدرسہ دیوبند کی ہے۔لیکن یہ اپنے بنانے والوں کے عقیدے سے کچھ حد تک متاثر ہوئی ہے۔

طالبان پر حکم جاری کرنے سے پہلے ان سب کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔اور ویسے بھی سارے طالبان مدرسہ دیوبند سے فاضل نہیں ہیں۔ان کی اکثریت مدرسہ حقانیہ پشاور سے فاضل ہے، اس کے علاوہ ایک بڑی تعداد جامعۃ الاسلامی کراچی سے فاضل ہیں، اوران پر بہت بڑا اثر محترم شیخ نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ کا ہے، جو شعبہ حدیث کے نگران تھے۔

یہ طالبان کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے، کہ ہم ان کو مدرسہ دیوبند کی غلطیوں کی سزا دے رہے ہیں۔دیوبند کی غلطیاں کوئی جواز نہیں کہ طالبان کو ان کا قصوروار ٹھہرایا جائے۔کیونکہ طالبان کے خلاف حکم، حکم شخصی ہے، اور شخصی حکم خاص ہوتاہے، جبکہ مدرسہ دیوبند کا حکم عام ہے۔تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم خاص کا حکم، ایک ایسی چیز پر کریں جو عمومی ہو۔اوراس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان کی اکثریت وہاں سے پڑھی

بھی نہیں۔اس لئے اگر کوئی یہ کہے کہ سارے دیوبندی ہندو ہیں اس لئے کہ یہ مدرسہ ہندوستان میں ہے،تو یہ غلط ہوگا اس لئے کہ مدرسے کا عقیدہ اور ملک ہندوستان کا عقیدہ، دومختلف چیزیں ہیں۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ مدرسہ دیوبند کے عقیدہ اور طالبان تحریک میں کچھ مشترک نہیں ہے۔کیونکہ سب سے پہلے ہمیں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ سارے طالبان دیوبند سے پڑھے ہوئے ہیں، اور پھر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ مدرسہ دیوبند کے عقیدے پر قائم ہیں۔جن مدارس سے طالبان پڑھے ہیں، اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہاں پر غلط عقیدہ پڑھایا جاتا ہے، تو پھر ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا طالبان اس سے راضی ہیں۔اور وہ سب کچھ مانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں جو انہوں نے پڑھا ہے۔کیونکہ یہ لازمی نہیں ہے کہ بندہ جو کچھ بھی پڑھتا ہے، وہ اس کا عقیدہ بن جائے۔آج کل مدارس اور جامعات جس قدر پھیلے ہوئے ہیں، یہ ممکن نہیں ہے، کہ ہم کسی شخص کے عقیدے کے بارے میں صرف اس بات پر حکم لگائیں کیونکہ وہ ایک ایسے مدرسہ سے پڑھا ہے جس میں عقیدے کی کچھ غلط کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔یہ سب تفصیل اس لئے دی جارہی ہے کہ آگے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

شیخ ابومصعب السوری طالبان کی کمزوریاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،'' طالبان کی دنیا کے معاملات سے ناواقفیت، جس میں بین الاقوامی اور علاقائی سیاست، مسلمان ملکوں کے مرتد غلام حکمرانوں کی اصلیت اور حقیقت سے ناآشنائی شامل ہے۔اس کے علاوہ بین الاقوامی سیاست کی پیچیدگیاں خاص کر غدار ممالک جیسے سعودی عرب اور پاکستان کا کردار۔ طالبان کو تسلیم کرنے والے ممالک (پاکستان، سعودی عرب) کے بارے میں طالبان کے سیاسی فیصلوں اور شرعی نظریات سے یہ بات واضح ہے۔میرے خیال میں طالبان ان مرتد عرب حکومتوں جیسے صدام، اور دوسرے اسلامی ممالک کی مرتد حکومتوں خاص کر سعودی عرب جسے یہ بلادالحرمین کہتے ہیں، پاکستان اور عرب امارات کے خلاف ایسے ہی جہاد نہیں کریں گے جیسے وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے خلاف کرتے ہیں اور اللہ سب سے بہتر جانتا ہے۔

لیکن ہم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ کچھ طالبان اور ان کے قائدین (جیسے جلال الدین حقانی، یونس خالص اور دوسرے) کو معاملات کی اتنی ہی فہم ہے، جتنی ہم سب کو ہے۔میرا طالبان کے کچھ بڑے قائدین سے بحث ومباحثہ ہوا ہے۔جس سے یہ بات مجھ پر واضح ہوگئی کہ ان کہ سوچ الولاء والبراء، حاکمیہ اور اسی طرح کے معاملات میں بالکل ٹھیک اور صحیح ہے۔مجھے یقین ہے کہ وقت سب پر یہ ظاہر کردے گا۔اب ان غلام حکومتوں نے اپنے آقا کی خوشنودی کے لئے طالبان سے دشمنی شروع کی ہے، اور سعودی عرب نے طالبان کے نمائندوں کو ملک سے نکال دیا اور ان کے سفیر کو قید کر دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ طالبان کے خلاف عالمی جنگ اسلامی حکومتوں کے اصلی چہروں کو بے نقاب کر دے گی۔اور اس کے بعد طالبان کو ان حکومتوں کے کفر میں کوئی شک نہیں رہے گا اور ان کے خلاف جہاد کریں گے۔

اس تعارف کے بعد اب ہم اعتراضات کا جواب دیں گے، انشاءاللہ

① قبوریہ کے بارے میں طالبان کا عقیدہ کیا ہے؟

مولوی جلال الدین شنواری ❶ نے کہا! ''بے شک ہم لوگوں کو پڑھاتے ہیں اور یہ تعلیم دیتے ہیں کہ قبروں کے اوپر گنبدیں اور عمارتیں تعمیر کرنا شرعی جائز نہیں ہے۔ یہ شریعت کے خلاف ہے اور ہمارے دین کا حصہ نہیں ہے۔ امیر المومنین اس کے خلاف حکمت اور دانائی کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے ایک قبر کو توڑا ہے جس پر گنبد بنا ہوا تھا اور لوگ اس کی عبادت کرتے تھے اور یہ وزارت انصاف کے قریب تھا''۔

کابل کے گورنر نے قبروں کے متعلق کہا ''ہمارا منہج قبروں کے متعلق وہی ہے جو اہل السنہ کا ہے۔ جو کچھ بھی ان قبروں پر ہوتا ہے، شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ طالبان اس گمراہی کے خلاف لڑ رہے ہیں جبکہ ان گمراہوں کے پاس شریعت سے کوئی دلیل نہیں ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے وزیر نے کہا ''افغانی بہت عرصے سے کمیونسٹ کے زیر تسلط رہے ہیں جس کی وجہ سے اس طرح کی گمراہیاں بڑھ گئی ہیں، اس لئے اب ہمیں اسے روکنے میں دشواری آرہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کو قبروں کی زیارت کا سنت طریقہ بتاتے ہیں، اور اس کے خلاف جو گمراہی بھی وہاں پر ہوتی ہے اس سے منع کرتے ہیں۔ ہمیں کتابوں اور رسالوں کی ضرورت ہے کہ ہم اسے لوگوں میں بانٹ سکیں جس سے ان کے عقائد اور دین کی اصلاح ہو۔ اگر ممکن ہو تو آپ ہماری اس میں مدد کریں''۔

ملا محمد حسن ❷ نے کہا ''یہاں پر مختلف قسم کے شرک اور بدعتیں اور عجیب اور غریب چیزیں تھی۔ پھر ہم آئے اور لوگوں کو ان سب سے منع کیا اور انہیں تعلیم دی، کیونکہ ان میں بہت سے جاہل ہیں۔ اور ہم نے ہمیشہ لوگوں کو شرک سے روکا، جیسے کے مزاروں پر چادر چڑھانا، وہاں پر قربانیاں کرنا، اور قبروں پر تبرک کے لئے ہاتھ پھیرنا۔ ہم نے لوگوں کو خبردار کیا کہ یہ سب شریعت کے خلاف ہے جس کی وجہ سے یہ شرک اور گمراہیاں بہت کم ہوگئی ہے''۔

شہید شیخ یوسف العیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ ''جہاں تک لوگوں کی شرک کی بات ہے جو وہ قبروں پر کرتے ہیں تو اس کے لئے طالبان کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اور باقی ممالک کا بھی یہی حال ہے، جہاں پر یہ شرک اور ارتداد ہو رہا ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ حکومت کو الزام دیا جائے، جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ حکومت لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتی ہے، ایسے جگہیں تعمیر کرتی ہے اور اس کی طرف نرمی برتتی ہے۔ کسی حکومت کو چند جاہل عوام کے عمل کی وجہ سے کافر کہنا، بہت بڑی ناانصافی ہے۔ ان کو اس وقت تک الزام نہیں دیا جاسکتا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے، کہ حکومت اس کی طرف لوگوں کو بلاتی ہے، ایسی جگہیں تعمیر کرتی ہے اور اس کے لئے نرم گوشہ رکھتی ہے۔ اور یہ ساری باتیں ہمیں طالبان میں نظر نہیں آئی۔ جبکہ ہم نے انہیں اس کے برعکس پایا (مقبروں اور شرک کے خلاف جنگ کرنے والے)۔

---

❶ آپ مملکت اسلامیہ میں وزارت انصاف کے نائب وزیر تھے۔ اس کے علاوہ آپ افغانستان کے مشرق میں ایک قبیلے کے سردار بھی تھے۔

❷ آپ قندھار کے گورنر تھے۔ آپ امیر المومنین کے بہت قریب اور ان کے بعد طالبان تحریک میں دوسرے نمبر پر تھے۔ آپ کا تعلق ان مجاہدین سے تھا جنھوں نے روس کے خلاف جہاد کیا جس میں آپ نے ایک پاؤں کھویا۔ ہم (شیخ یوسف العیری اور ان کے ساتھی) نے محسوس کیا، کہ آپ کو عربی میں باتیں کرنے میں دشواری تھی۔ لیکن اس کے باوجود عربیوں میں آپ کا بہت مرتبہ تھا۔ عربی آپ کی بہت تعریف کرتے اس گمراہی کے خلاف آپ کے عزم سے متاثر تھے۔ یہ جواب گورنر نے دیا تھا جب ان سے پوچھا گیا کہ طالبان کیا کہتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو قبروں پر جاتے ہیں اور وہاں بدعت پھیلاتے ہیں۔

جہاں تک افغانستان سے شرک کے ہر ایک جگہ کو صاف کرنے کی بات ہے، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ طالبان ان کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ عوام میں سے کچھ لوگ اپنے مقبروں اور عقیدے کو بچانے کے لئے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے ان کو شریعت سمجھانے کے لئے وقت دیا جارہا ہے، جو کبھی کبھار ضروری بھی ہوتا ہے، بڑے فتنہ (خونریزی اور تباہی) سے بچنے کے لئے۔

② کیا طالبان مرجئہ ہیں؟

مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا، کہ طالبان کا ایمان کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ آپ نے جواب دیا ''وہی ہے جو امام ابو حنیفہ ❸ کا تھا، اور جو الطحاویہ میں بیان ہوا ہے، جسے ہم نصاب میں پڑھاتے ہیں''۔

کیا طالبان اس پر یقین رکھتے ہیں کہ عمل سے کفر اکبر کا ارتکاب ہوتا ہے؟ اگر چہ ان میں بہت سوں نے حکومتوں پر تکفیر العین نہیں کی، لیکن جو بات ظاہر ہے، وہ یہ ہے کہ طالبان اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ عمل سے کفر اکبر کا ارتکاب ہوتا ہے۔ جس طرح افغانستان کے علماء کے کونسل نے ۳-۸-۱۴۲۰ھ، نے کہا، ''اگر ہم اسامہ حفظہ اللہ کو امریکہ کے حوالے کردیں، امریکہ پھر کہے گا کہ اب اپنی عورتوں کے حجاب اتروادو، حدود اور قصاص ختم کردو، وغیرہ وغیرہ، اور پھر وہ اللہ کے قوانین ختم کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ اور وہ خالص کفریہ قوانین (انسانی گمراہ قوانین) نافذ کرنے کا تقاضہ کریں گے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اسامہ حفظہ اللہ کا حوالے کرنا شریعت کے خلاف ہے اور نہ ہی اس میں سیاسی فائدہ ہے۔ اور یہ ناجائز عمل اللہ سے جنگ کے برابر ہے (کفر اکبر)۔

③ کیا طالبان صوفیہ اور دیوبندی ہیں؟

مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ ❹ نے کہا ''صوفیہ کے کچھ طریقے صحیح ہیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں جیسے زہد اور تقوی اور مادی چیزوں سے دور رہنا۔ لیکن جہاں تک ابن عربی کا تعلق ہے اور جو اس کے طریقے پر ہیں، جو وحدت الوجود کے عقیدے اور گمراہ صوفیت پر ہیں، تو طالبان کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے برعکس طالبان ان کے دشمن ہیں''۔

سید مولوی جلال الدین شنواری کہتے ہیں ''ہم صوفیت سے بالکل خوش نہیں ہے۔ ہمیں کسی کے بارے میں بھی جب پتہ چلتا ہے کہ اس کا تعلق کسی صوفی طریقے سے ہے تو ہم اس کو حکومت سے خارج کردیتے ہیں۔ کابل میں دو معمر شخص تھے، جو بڑھاپے کی وجہ سے چلنے سے قاصر تھے، ان کا تعلق نقشبندیہ سے تھا۔ لوگ سینکڑوں کی تعداد میں ان سے ملنے جاتے تھے۔ امیر المومنین حفظہ اللہ نے ان دونوں کو کچھ عرصے کے لئے جیل میں بند کردیا۔ پھر ان کو رہا کردیا اور یہ تنبیہ کی کہ اس گمراہی سے دور رہیے۔ وہ کابل واپس چلے گئے اور آج تک وہ اس گمراہی سے دور ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ امریکہ چاہتا ہے کہ یہ سب چیزیں یہ صوفی اور صوفیت ہر طرف پھیل جائے تا کہ لوگ ان کے خلاف نہ لڑیں اور جہاد کو بھول جائیں۔ صوفیت سے دین اور جہاد ختم ہوجاتی ہے''۔

---

❸ آپ کی ساری عمر اس عقیدہ پر گزری کہ عمل ایمان کا حصہ نہیں ہے۔ لیکن بعد میں آپ نے رجوع کرلیا تھا اور اہل السنہ کے عقیدہ کو اپنا لیا تھا۔ تمہید ابن عبد البر: ۹/ ۲۴۷، اور شرح الطحاویہ: ۳۹۵۔

❹ آپ طالبان کے بڑے عالم ہیں۔ آپ سے بہت سے طالبان نے علم حاصل کیا۔ آپ کراچی کے جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے شعبہ حدیث کے نگران بھی ہے۔

طالبان کے عرب امارات کے لئے سابقہ سفیر نے کہا ''جو کوئی بھی آج کل افغانستان کا دورہ کرے گا، اس پر یہ بات عیاں ہوگی کہ شرک کے سارے اڈے ختم ہو چکے ہیں اور سالانہ جشنوں پر پابندی لگا دی گئی ہیں۔ طالبان کے آنے سے پہلے جو جشن منائے جاتے تھے، وہ بند ہو گئے ہیں۔ جب طالبان نے مزار شریف پر قبضہ کیا تو وہاں پر علی رضی اللہ عنہ کے قبر پر منعقد ہونے والے سالانہ جشن پر پابندی لگا دی۔ ان چیزوں پر علماء نے پہلے دن سے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ عورتوں کو قبروں پر جانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قبرستانوں پر بورڈ لگائے گئے ہیں جو زیارت کرنے والوں کو زیارت کا سنت طریقہ بیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم نے بدھ مت کے مجسموں کو تباہ کر دیا، حالانکہ ساری دنیا اس کی وجہ سے ہماری دشمن ہوگئی ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ اب بھی کچھ جگہیں ہیں، جہاں پر بدعت ہو رہی ہے اور علماء ان کا ایسا حل تلاش کر رہے ہیں جو موثر اور فائدہ مند ہو۔ کیونکہ اب بھی کچھ انتہائی جاہل لوگ موجود ہیں، جو اپنی بدعت میں عرصہ دراز سے اتنے مگن ہیں کہ ان کو اس سے ہٹانا بہت مشکل ہے۔ طالبان کو خدشہ ہے کہ کہیں یہ بغاوت نہ کر دیں جس کی وجہ سے انہیں اسلام سیکھنے کے لئے کچھ وقت دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے گمراہ صوفیوں مثلاً قادریہ پر پابندی لگا دی ہے اور ان کی تعلیمات پر کھلم کھلی پابندی لگا دی ہے جنہیں لوگ ''حلقۃ الذکر'' کے نام سے جانتے ہیں جو حقیقت میں ذکر نہیں تھا۔ کچھ گمراہ لوگ طالبان کی پابندیوں سے تنگ آ کر پاکستان چلے گئے اور طالبان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا''۔

مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے اللہ کے اسماء وصفات کے بارے میں دیوبندیوں کے اور طالبان کے عقیدے کے بارے میں فرمایا۔ ''عام طور پر دیوبندی اشعری اور ماتریدی ہیں، لیکن ان میں اہل السنہ بھی ہیں۔ اس لئے میں افغانیوں کے لئے حق منہج (منہج سلف) کو بیان کرتا ہوں اور انہیں خلف کے منہج کی تنبیہ کرتا ہوں۔ لیکن ہمارے لئے اشعریوں اور ماتریدیوں کے خلاف بولنا اتنا آسان نہیں، جتنی آسانی سے جزیرہ عرب کے علماء کرتے ہیں۔ جہاں تک طالبان کا تعلق ہے، تو رئیس الافتاء (فتوی جاری کرنے کا ادارہ) کا سربراہ میرا شاگرد ہے اور وہ سلفی منہج پر ہے۔ اسی طرح بہت بڑا عالم عبداللہ ذکیری بھی سلفی ہے۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں کو حق بیان کریں''۔

مولوی احمد جان [5] سے پوچھا گیا ''ہم سنتے ہیں اور یہ باتیں اسلامی ممالک اور خاص کر بلاد الحرمین میں گردش کر رہی ہیں کہ طالبان تحریک کا عقیدہ، صوفیت، قبوریہ اور ماتریدیہ کا آمیزہ ہے۔ یہ عقائد کہاں تک آپ کی تحریک اور ملک میں موجود ہیں؟

آپ نے جواب دیا! یہ سچ ہے کہ لوگ طالبان اور افغانستان کے بارے میں ایسی افواہیں پھیلا رہے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سے الزامات لگا رہے ہیں۔ ان افوہوں کا تعلق کبھی مذہب سے، کبھی دین سے، اور کبھی شریعت کے نفاذ سے ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ان افواہوں نے سچ اور حقیقت کو چھپا دیا ہے اس لئے کہ لوگ اس تحریک سے دور ہو جائیں اور اس کی مدد نہ کریں۔ لیکن ہم طالبان یہ بات صاف صاف کہتے ہیں، کہ ہم اور اسلامی حکومت جو عقیدہ اپنے نشر واشاعت، مدارس، سکولوں اور جامعات میں پڑھا رہی ہے اور اس کی تبلیغ کر رہی ہے، عقیدہ اہل السنہ والجماعۃ ہے، جو عقیدہ الطحاویہ میں بیان ہوا ہے۔

یوسف العیری رحمہ اللہ کہتے ہیں ''جہاں تک ان لوگوں کا تعلق جو کہتے ہیں کہ ہمیں طالبان سے دور رہنا چاہیے کیونکہ وہ ماتریدی ہیں، تو ہم کہتے

---

[5] آپ امیر المومنین کے دفتر کے نمائندے تھے۔

ہیں کہ نہ ہم یہ بات مانتے ہیں نہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ اس بات کا دارومدار طالبان سے پوچھنے اور سمجھنے میں ہے۔ اور خوارج نے باریک مسائل (مسائل خافیہ) میں لوگوں کو پرکھنا شروع کیا تھا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ یہ مسلمان ہیں، اور جو کوئی بھی یہ دعوی کرتے ہیں کہ طالبان ماتریدی ہیں، تو ہم ان سے دلیل مانگتے ہیں، لے آئے اپنی دلیل اور ہمیں نام دے کہ طالبان میں کون کون ماتریدی ہیں، تاکہ ہم ان کے متعلق جان لیں۔ اس لئے کہ ہم نے جن علماء سے بھی پوچھا جیسے، عبداللہ ذکیری، مولوی احسان اللہ احسان، ملا محمد ربانی اور مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ، جنہوں نے جواب دیا "ہم ماتریدیہ کے عقیدے کا انکار کرتے ہیں اور عقیدہ اہل السنہ پڑھاتے ہیں"۔

شیخ رحمہ اللہ آگے ان لوگوں کے بارے میں لکھتے ہیں، جو طالبان پر ماتریدی ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ ہمیں ایک افغانی کی کتاب ملی جس میں وہ پاکستان اور افغانستان کا عقیدہ ماتریدیہ بیان کرتا ہے۔ جس سے لوگوں نے طالبان کے متعلق یہ بات پھیلا دی، جو کہ بہت عجیب ہے۔ یہ کتاب طالبان کا عقیدہ بیان کرتی ہے، کہ طالبان کس کے پیروکار ہیں، اور افغانی عوام جس میں بیشتر صوفی اور دیوبندی ہیں، کیا کہتے ہیں طالبان کے بارے میں۔

افغانستان کے علماء کے کونسل کے سربراہ نے کہا! "لوگوں سے صوفیت کے بارے زیادہ نہ پوچھو، اور نہ ہی اس بارے میں زیادہ باتیں کرو، کیونکہ عوام میں سے کچھ لوگ جاہل ہیں جو انسانوں کے روپ میں شیطانوں کی سنتے ہیں، وہ انہیں آپ کے خلاف کر دیں گے اور آپ (مجاہدین) کو وہابی کہنا شروع کر دیں گے"۔

مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے کہا "پاکستان اور افغانستان کے لوگوں نے ان شیطانوں (گمراہ صوفی) سے وہابیت کے بارے میں برائی کے سوا کچھ نہیں سنا۔ لیکن میں بذات خود، طالبان اور ان کے علماء اور قائدین جانتے ہیں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ ہم وہابیت کو سلف کے منہج سے جانتے ہیں۔ میں نے خود شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی کئی کتابیں پڑھی ہیں۔"

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے وزیر نے کہا "ہم انسان ہیں، ہم سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں۔ کبھی ہم ٹھیک ہوتے ہیں اور کبھی غلط۔ اور جب کہ ہمارا تجربہ بھی نہیں ہے، اس لئے ہمیں جزیرہ عرب سے علماء اور اساتذہ کی ضرورت ہے کہ وہ آئیں اور ہمیں تعلیم دیں اور ہماری رہنمائی کریں اور ہمارے لئے حق کو بیان کریں۔ جہاں تک وہاں سے نکتہ چینی اور تنقید کا تعلق ہے، تو یہ مفید نہیں ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ یہاں آئیں اور ہماری رہنمائی کریں اور ہم ضرور ان سے مشورے کریں گے۔ پھر اگر ہم ان کی بات نہ مانیں، پھر ان کو پورا حق ہے کہ ہم پر تنقید کریں۔ ہمیں ان کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ وہ ہمارے علماء ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں، ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم ان کا پورا دفاع کریں گے۔"

مولوی شہاب الدین [6] نے کہا "ہم اس کا انکار نہیں کرتے کہ افغانستان میں آج کئی جگہ گمراہی موجود ہے۔ جب طالبان آئے تو پہلے انہوں نے لوگوں کو نرمی سے سمجھایا اور پھر آہستہ آہستہ اس پر پابندی لگا دی۔ مثال کے طور پر ایک کپڑے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا گیا تھا، اور دو دن مقرر ہوئے تھے، ان سے تبرک حاصل کرنے کے لئے، ایک دن مردوں کے لئے اور ایک دن عورتوں کے لئے۔ طالبان نے اس

---

[6] آپ قاضی اور قندھار کی عدالتوں کے امیر تھے۔

پر پابندی لگادی، اورلوگوں کو وہاں جانے سے منع کیا۔ اور ہم نے لوگوں کو بیان کیا کہ نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ ہے۔ طالبان توحید الالوہیہ کے اعتبار سے موحدین ہیں جو لوگوں کو قبروں پر تبرک کے لئے ہاتھ پھیرنے سے، نذر چڑھانے اور سجدہ کرنے سے منع کرتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ یہ سب کچھ شریعت میں جائز نہیں ہے۔ دوسری مثال، ایک آدمی ایک پتھر اور کپڑا لایا تھا جو بہت عرصے سے موجود تھا۔ لوگوں نے اسے مقدس بنا دیا تھا۔ اور اس پر تبرک کے لئے ہاتھ پھیرتے تھے۔ طالبان نے اس پر پابندی لگادی اور اس کے ارد گرد لوہے کی دیوار بنادی اور لوگوں کو اس کے قریب جانے سے منع کر دیا اور اب اللہ کے فضل سے اس کے قریب کوئی نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اس نے دو بوڑھے نقشبندیوں کا قصہ سنایا جس کا ذکر وزارت انصاف کے وزیر پہلے کر چکے ہے۔

میں نے ہمیشہ جامی (قندھار کی مرکزی مسجد) میں ان گمراہوں کے خلاف بولا ہے۔ اور یہ کہ نفع اور نقصان دینے والا صرف اللہ ہے۔ اور میں نے ہمیشہ ان کے لئے زیارت کا سنت طریقہ بیان کیا ہے، کہ آپ صرف سلام کرنے جاؤ اور پھر واپسی کرو۔''

④ کیا طالبان متعصب اور حنفی مذہب کے اندھے مقلد ہیں؟

مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے کہا ''افغانی اور پاکستانی عوام اور علماء حنفی مذہب کے بارے میں انتہائی متعصب ہیں۔ لیکن جب روس سے جہاد میں عربی آئے اور افغان ان کے ساتھ گھل مل گئے، اور پھر تعلیم کے لئے افغان جزیرہ عرب چلے گئے۔ جس سے علماء میں تعصب بہت حد تک کم ہو گیا ہے اور کچھ علماء اور عوام میں تو بالکل ہی ختم ہو گیا ہے۔ جہاں تک طالبان کا تعلق ہے تو ان میں حنفی مذہب کے لئے تعصب بالکل نہیں ہے، البتہ کچھ طالبان میں ہیں جو بہت تھوڑے ہیں اور ہم ان کو روک رہے ہیں اور تعلیم دے رہے ہیں''۔

امر بالمروف و نہی عن المنکر کے نائب وزیر نے کہا ''مسلمان آج کل تقسیم ہو گئے ہیں، ان میں اتفاق نہیں ہے۔ اور یہی تو یہودی اور عیسائی چاہتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے گمراہ نظریات پھیلائے ہیں تاکہ مسلمانوں کو تقسیم کیا جائے۔ یہ وہابی ہے، وہ حنفی ہے، یہ شافعی ہے۔ یہ سب ہم کو تقسیم کرنے کے لئے ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے اور اسے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو متحد کرنا چاہتے ہیں، کہ ہم ایک امت بن جائیں ایک جسم کی طرح''۔

شیخ ابومصعب السوری نے کہا ''امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ سے اور دوسرے طالبان قائدین سے ثابت ہے کہ آپ فقہ میں بہت سے موقعوں پر دلیل کو لیتے تھے اور اسی طرح عدالتی احکام میں بھی حنفی مذہب کے خلاف فیصلے کرتے تھے''۔

⑤ طالبان اور یونائیٹڈ نیشن

شیخ ابومصعب جب طالبان کی یونائیٹڈ نیشن میں شمولیت کی درخواست کی تاویل بیان کر رہے تھے، تو آپ نے کہا کہ کچھ بھائی امیر المومنین سے ملنے گئے تاکہ امیر المومنین حفظہ اللہ انہیں اس کی وضاحت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ طالبان نے اس درخواست کے ساتھ کچھ یہ شرط بھی دی ہے، کہ طالبان کوئی ایسا فیصلہ یا حکم تسلیم نہیں کریں گے جو شریعت کے خلاف ہو۔ اور طالبان کے بیانات سے یہ بات ظاہر ہے کہ انہوں نے بال یونائیٹڈ نیشن کے ہاتھ میں تھما دی تھی۔ اگر وہ انکار کرتے ہیں تو طالبان قصوروار نہیں ہونگے۔ اس لئے انہوں نے شمولیت کے لئے ایسی شرط رکھی جو کفر نہیں تھی۔ اور یہ شرط اس لئے رکھی گئی کہ شرک سے بچا جائے۔ وہ کبھی بھی اس شرط کے بغیر یونائیٹڈ نیشن میں شامل ہونا

نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ یہ ایک حکمت عملی تھی۔ اور یہ طالبان کی تاویل ہے جب انہوں نے UN میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی۔
اسلامی مملکت کے سرکاری مبصر امین خان متقی نے کہا، کہ جب شیخ سید المصری نے پوچھا کہ '' طالبان نے کیوں UN میں شامل ہونے کی درخواست دی ہے، کیونکہ یہ تو ان کے تحریک کے مقصد (شریعت) کے خلاف ہے''۔ تو متقی نے جواب دیا '' بے شک طالبان نے کبھی بھی ایک لمحے کے لئے یہ نہیں چاہا کہ بغیر کسی شرط کے UN میں شامل ہو جائیں۔ بلکہ انہوں نے ہمیشہ اس شرط پر زور دیا ہے کہ طالبان UN کا کوئی بھی حکم جو شریعت کے خلاف ہو نہیں مانیں گے۔'' پھر شیخ نے پوچھا کہ اس طرح شرط کا ماننا بہت مشکل ہے کیونکہ کہ UN کے آئین کے خلاف ہے۔'' تو متقی نے جواب دیا، '' اگر وہ ہمیں تسلیم نہیں کرتے، تو ہم بھی اپنے عقائد اور دین سے ہٹنے والے نہیں''۔
جب شیخ یوسف العیری نے مفتی نظام الدین شامزئی سے پوچھا، کیا یہ سچ ہے کہ طالبان نے UN میں شامل ہونے کی درخواست کی تھی۔ آپ نے جواب دیا، ہاں یہ سچ ہے۔ میں اور کچھ اور علماء امیر المومنین حفظہ اللہ کے پاس گئے تھے کہ ان کی رہنمائی کریں اس معاملے میں۔ تو امیر المومنین حفظہ اللہ نے جواب دیا '' مجھے اس کے سواء کچھ نہیں چاہئے کہ اسلامی مملکت کو تسلیم کیا جائے۔ ہم صرف ان احکام کو مانیں گے جو شرعی جائز ہو۔'' ہم نے ان سے کہا '' یہ ممکن نہیں ہے، صرف UN میں شامل ہونا کفر ہے کیونکہ وہ کفریہ قوانین بناتے ہیں''۔ ہم وہاں سے چلے گئے اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔ آپ شک اور کشمکش میں پڑھ گئے۔ اور جب ہم ان سے اس سال ملنے گئے تو آپ نے ذہن سے UN کی شمولیت کا خیال نکال دیا تھا۔''
شیخ یوسف العیری پھر لکھتے ہیں '' ہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جو کچھ ابو مصعب نے بیان کیا اور جو کچھ مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے کہا کے درمیان نو مہینے کا عرصہ ہے۔
اور اللہ نے مجھے یہ سب کچھ جمع کرنے کی توفیق دی اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ طالبان کی مدد کرے اور انہیں حکومت اور طاقت واپس لوٹا دے۔
اور میں خاتمہ امیر المومنین حفظہ اللہ کے الفاظ جو آپ نے اس وقت لکھے تھے جب ساری دنیا طالبان کے خلاف ایک ہو گئی تھی (۱۶۔۷۔۱۴۲۲)۔ '' اور ان کا کیا حکم ہے جنہوں نے مسلمانوں کے مقابلے میں صلیبیوں کا ساتھ دیا، ان کے ساتھ لڑے، ان کی ہر طرح کی مدد اور معاونت کی؟
امت کا اجماع ہے اس بات پر، اور تمام امام اس پر متفق ہیں کہ ایسے حالات میں جو آج کل ہیں۔ ان صلیبیوں کے خلاف جہاد فرض عین ہے ہر مسلمان پر۔ بیٹے کو باپ سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ نہ غلام کو مالک سے، نہ شوہر کو بیوی سے، نہ قرض دار کو محسن سے اجازت کی ضرورت ہے، اور اس بات پر تمام علماء متفق ہیں۔ اور یہی حکم ہے ان غاصبوں اور قابضوں کے لئے اور یہی مسلمانوں کا فریضہ ہے۔
جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ان صلیبیوں کا ساتھ دے رہے ہیں، تو ان کے لئے اللہ نے صاف صاف کہہ دیا ہے۔
يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَ النَّصٰرٰٓى أَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ. (المائدہ ، ۵۱)

’’اے ایمان والو! یہود و نصاری کو اپنے ساتھی نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ اور تم میں سے جو کوئی بھی ان کو دوست بنائے گا، انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘

اس آیت میں اللہ تعالی نے کچھ باتیں واضح کر دی ہیں۔ جن میں سے:

① یہود و نصاری کے ساتھ موالات (دوستی اور مدد) اور متحرہ (مسلمانوں کے مقابے میں ان کی مدد کرنا) سے منع کیا گیا ہے۔

② جو کوئی بھی ان کا ساتھی بنتا ہے، اور مسلمانوں کے مقابے میں ان کی مدد کرتا ہے، ان کا حکم انہی یہود و نصاری کی طرح ہے اور انہی میں سے ہے۔

③ ان سے دوستی منافقین کی روش اور طریقہ ہے۔

اور اللہ نے فرمایا کہ جو بھی ان سے دوستی رکھے گا، اس کا اللہ اور رسول پر ایمان زائل ہے۔

تَرٰی کَثِیۡرًا مِّنۡھُمۡ یَتَوَلَّوۡنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ لَبِئۡسَ مَا قَدَّمَتۡ لَھُمۡ اَنۡفُسُھُمۡ اَنۡ سَخِطَ اللّٰہُ عَلَیۡھِمۡ وَ فِی الۡعَذَابِ ھُمۡ خٰلِدُوۡنَ، وَ لَوۡ کَانُوۡا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ النَّبِیِّ وَ مَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مَا اتَّخَذُوۡھُمۡ اَوۡلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡھُمۡ فٰسِقُوۡنَ.

’’تو ان میں سے بہتوں کو دیکھے گا کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ کیا بری چیز وہ اپنے لئے آگے بھیجتے ہیں کہ اللہ ان پر غصے ہو اور عذاب میں وہ ہمیشہ رہیں۔ لیکن اگر وہ اللہ، اس نبی اور اس پر جو اتارا گیا ہے، ایمان لائے تو انہیں دوست نہ بناتے، لیکن ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔‘‘۔ (المائدہ ، ۷۹، ۸۰)

ان آیتوں اور دوسرے آیتوں سے علماء اس بات پر متفق ہیں، کہ مسلمانوں کے مقابے میں کفار کی مدد کرنا، ناقص الایمان ہے۔ اور بندہ دائرہ اسلام سے نکل کر کافر مرتد ہو جاتا ہے۔‘‘

دستخط، ’’اسلام اور مسلمانوں کا خادم، امیر المومنین، ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ‘‘

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

website : http://www.muwahideen.tk

Emial : info@muwahideen.tk